درج ذیل موضوع پر مضمون لکھیں۔
(کم از کم الفاظ: 1000)

موضوع: لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے

1- تمہید
2- نفسِ مضمون:
(i)- غم و آزمائش سے متعلق قرآن و سنت کا تصور
(ii) ادبی و فکری جہت
(iii) غم اور فرد کی شخصیت سازی
(iv) قومی اور عالمی تناظر
(v) نوجوان نسل اور امید کا پیغام
3- اختتامیہ

مضمون نویسی

جب کنعان کی سرزمین پر ایک باپ اپنے لختِ جگر سے جدا ہونے کے غم سے نڈھال تھا۔ آنکھیں رو رو کے سفید ہو چکی تھیں مگر منہ سے پھر بھی یہی الفاظ نکلے "فَصَبْرٌ جَمِیل" یعنی خوبصورت صبر۔ یہ شخصیت حضرت یعقوبؑ تھے جو اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ کی جدائی میں برسوں گزارنے مگر صبر کا دامن اور امید کی کرن نہیں چھوڑی۔ تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ غم عارضی ہوتا ہے اور بالآخر صبح نکلتی ہے۔ رات جتنی بھی سیاہ ہو صبح اتنی روشن ہوتی ہے

Date ....
S M T W TH F S

درحقیقت انسانی زندگی غم اور خوشی کا امتزاج ہے۔ کبھی رنج آتا ہے کبھی مسرت، کبھی اصل بارہے مصیبت اور دکھ میں امید کی کرن جگمگانے لگتی ہے۔ یہ مضمون بھی اسی تناظر کی ادبی بشخصی، اجتماعی اور قرآن و سنت سے حوالے سے غم کو عارضی قرار دینے پر بحث کرے گا۔

(1) اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار سے زیادہ مخلوقات کو پیدا کیا اُسی میں سے انسان ایک ہے جو اشرف المخلوقات ہے۔ اسی انسان کو اللہ تعالیٰ نے صبر کا شعور قرآن بنایا اور انسان کو ہمیشہ امید کا درس دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"ہم انسان کو ضرور آزمائیں گے کچھ اشیا سے خوف سے اور بھوک سے اور مال کی کمی سے، جان سے اور پھلوں کی کمی سے، خوشخبری سنا دیجئے صبر کرنے والوں کو۔"

یہاں آزمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے خوشخبری بھی سنائی۔ ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمدؐ کی ساری زندگی آزمائشوں سے بھری پڑی ہے چاہے وہ ہجرت مدینہ ہو جب کفار نے ظلم و ستم سے تنگ آکر مکہ کو خیر آباد کیا یا سفر طائف ہو جب کفار نے اوباش اور آوارہ لڑکے آپؐ کے پیچھے لگائے مگر آپؐ نے پھر بھی اُن کے لئے دعا فرمائی کہ یہ نہیں تو اِن کی نسل سے ضرور ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو بھی ہر طرح کی تکلیف اور مصائب کا سامنا کرنا

مگر وہ ہمیشہ ثابت قدم رہے اور اُمید کا دامن نہیں چھوڑا۔

(ii) ادب کے لحاظ سے ہر دور میں مختلف شعرا نے اپنے وقت کے مصائب کو اپنی شاعری کا موضوع بنا کر لوگوں میں اُمید کی کرن بیدار کی۔ فیض احمد فیض نے بھی کچھ یوں بیان کیا۔

دل نا اُمید نہیں ناکام ہی تو ہے
لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے

یہ شعر فیض احمد فیض کی کتاب "دستِ صبا" سے ماخوذ ہے جو انہوں نے قید میں لکھی جب وہ سخت تکلیف میں تھے مگر انہوں نے اُمید کا دامن نہیں چھوڑا۔ علامہ اقبال نے بھی قوم کو جگانے کے لیے اسی جذبے کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ بقول اقبال:

نہیں ہے نا اُمید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

(iii) ہر انسان کو اپنی زندگی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ مشکلات انسان کو دبانے کے لیے نہیں بلکہ نکھارنے کے لیے ہوتی ہیں۔ یہ آزمائشیں اور مصائب انسان کو بلندی کے مقام پر فائز کرنے کیلئے آتی ہیں۔ اسی کی بہترین مثال "ہیلن کیلر" ہے جو بچپن میں نابینا ہو گئی تھی۔ مگر اُس نے ہار نہیں مانی اور اپنی مسلسل محنت سے ایک مشہور مصنفہ اور لیکچرار بنی۔ اُن کا ایک مشہور

قول ہے:

" آسانیاں انسان کے کردار کو اجاگر نہیں کرتی ہیں
آزمائشیں اور تکالیف ہی روح کو تازہ کرتی ہے "

ایک اور مثال نیلسن منڈیلا کی ہے جنہوں نے
جنوبی افریقہ کے لوگوں کو نسل پرستی سے ختم
کر کے مساوات کا آئین پاس کروایا تھا۔ نیلسن
منڈیلا 27 سال قید میں رہے مگر یہ قید ان
کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکی۔ ان سب
حالوں سے ایک ہی چیز اجاگر ہوتی ہے کہ غم
کی شام جتنی بھی ہو ایک دن سویرا ضرور ہوگا
شرط بس صبر اور امید ہے۔

یہ چیز صرف شخصی لحاظ سے نہیں تک (17)
ہی محدود نہیں بلکہ قومی اور عالمی سطح
پر نظر دوڑائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے
کہ کوئی قوم بھی اسوقت تک ترقی نہیں
کر سکتی جب تک وہ قوم محنت و مشقت کے
ساتھ امید کا دامن نہیں چھوڑتی۔ ملک پاکستان
کی ہی مثال لے لیجئے۔

1857 کی جنگ آزادی

کے بعد مسلمان نہ صرف انگریزوں بلکہ ہندوؤں
کے بھی غلام بن گئے۔ مگر مسلمان کو امید کا دامن
نہیں چھوڑا یہ قرآن کا فیصلہ ہے۔

" لا تقنطوا من رحمۃ اللہ "

" اللہ کے بندے اس کی رحمت سے نا امید
نہیں ہوتے ہیں "

بالآخر 90 سال کی جدوجہد نے امید کا دامن

نکلے آخرکار اللہ کی قدرت سے مسلمان
فتح یاب ہوئے اور دنیا کے نقشے پر ایک
اسلامی ملک کے نام سے الگ ریاست معرض وجود
ہوئی۔ یہ صرف امید ہی تھی کہ 90 سال
کی عمر کی تمام محنت مگر بالآخر پاکستان ایک
الگ ریاست کی صورت میں ابھری۔ دنیا میں
اور بھی بہت سی قوموں کی مثالیں ہیں۔ جاپان
جو دوسری جنگ عظیم کے بعد مفلوج ہو کر رہ
گئی تھی مگر آج نہ صرف علم کے میدان میں
بلکہ ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی دنیا کے کئی
ممالک سے آگے ہیں

(۷) نوجوان نسل جو کہ ہر ایک قوم کا
قیمتی سرمایہ ہوتا ہے ملک پاکستان کی
آبادی کا بھی تقریباً 50 فیصد حصہ نوجوانوں
پر مشتمل ہے۔ مگر آج یہی نوجوان بد قسمتی
سے مایوسی اور نا امیدی کا شکار ہے
کوئی معاشی لحاظ سے کوئی پڑھائی کی
وجہ سے پریشان ہے۔ پاکستان میں دیکھا
جائے تو زیادہ تر نوجوان نا امید ہو کر
دوسرے ممالک کا رخ کر رہے ہیں۔ اس
کی سب سے بڑی وجہ نوجوان اسلاف
کو بھول چکے ہیں اور اپنی تاریخ کو بھول
چکے ہیں کہ کس طرح ہمارے آباؤ اجداد
نے محنت و مشقت کر کے اور آخر کار ان
کو اپنی جدوجہد کا صلہ ملا۔ شاعر مشرق

علامہ اقبال نے بھی ہمیشہ نوجوانوں کو اپنی شاعری کا موضوع بنا کر مخاطب کیا ہے کہ کبھی نا امید نہیں ہونا۔ بطور اقبال:

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

ان سب باتوں کا حاصل نچوڑ یہ ہے کہ انسان کو ہمیشہ "صبر و تحمل" سے کام لینا چاہیے حالات چاہے جیسے ہوں گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ خود کو اس قابل بنانا چاہیے اور اس بات پر پختہ یقین ہونا چاہیے کہ ایک دن یہ سیاہ بادل چھٹ جائیں گے اور تاریکی کی رات روشن صبح میں تبدیل ہو جائے گی۔ آج اگر نظر دوڑائی جائے تو ہر شخص، ہر قوم اور ریاست کسی نہ کسی طرح پریشان ہے۔ چاہے وہ معاشی بحران ہو یا سیاسی ہے۔ بے روزگاری ہو یا بڑھتی ہوئی بے روزگاری ان سب کا حل محنت لگن اور امید کا دامن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ہر تنگی کے ساتھ آسانی کا وعدہ فرمایا ہے۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔